روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 21 نومبر 2012ء 6 محرم 1434 ہجری 21 نبوت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 269

سیرت حسینؓ کا خلاصہ

حضرت حسین رضی اللہ عنہ عالم وفاضل، بہت روزہ رکھنے والے بہت نمازیں پڑھنے والے، حج کرنے والے' صدقہ دینے والے اور تمام اعمال حسنہ کثرت سے بجالانے والے تھے۔ انہوں نے 25 حج کئے۔

(اسد الغابہ جلد2صفحہ20ابن اثیر جزری)

اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر واستقامت' زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے

حسین رضی اللہ عنہ طاہر ومطہر اور سرداران بہشت میں سے ہے

حضرت مسیح موعود کے قلم سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عظمتوں کا بیان

حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 654)

روزہ رکھنے کی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7۔ اکتوبر 2011ء کے خطبہ جمعہ میں دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ دلائی اور ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ دعاؤں کو صرف عام دعائیں ہی نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔

مورخہ 14 اکتوبر 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کے بارہ میں مزید وضاحت فرمائی:۔

مناسب ہوگا کہ جماعتی طور پر ایک ہی دن روزہ رکھا جائے۔ ہر مقامی جماعت اپنے طور پر بھی فیصلہ کر سکتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ مقامی جماعت میں بھی ایک فیصلہ ہو۔ پیر یا جمعرات کے دن رکھ لیا جائے۔ یہی پاکستان کے احمدیوں کو میں نے کہا تھا۔ بہرحال جو میں نے تحریک کی تھی اس کی طرف بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے جماعت کو۔

حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہر جمعرات کو تمام احباب جماعت روزہ رکھیں۔ اگر کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں تو پیر والے دن روزہ رکھ لیں۔ اللہ کرے کہ ہم سب اپنے پیارے امام کی تحریک پر لبیک کہنے والے ہوں۔ آمین

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 14

دیباچہ تفسیر القرآن ۔ رسول اکرم ﷺ کے حالات اور خلق عظیم

حضرت اَنسؓ خادم آنحضرت ﷺ کی شہادت

مدینہ کی ایک بیوہ عورت کا ایک ہی لڑکا اَنسؓ نامی تھا۔ اُس کی عمر آٹھ سال تھی وہ اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائیں اور کہا کہ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ! میرے اِس لڑکے کو اپنی خدمت کے لئے قبول فرمائیں۔ وہ عورت اپنی محبت کی وجہ سے اپنے لڑکے کو قربانی کے لئے پیش کر رہی تھی لیکن اُسے کیا معلوم تھا کہ اُس کا لڑکا قربانی کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کی زندگی کے لئے قبول کیا گیا۔

اَنسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اِسلام کے بہت بڑے عالم ہوئے اور آہستہ آہستہ بہت بڑے مالدار ہو گئے۔ اُنہوں نے ایک سَو سال سے زیادہ عمر پائی اور اِسلامی بادشاہت میں بہت عزت کی نگاہ کے ساتھ دیکھے جاتے تھے۔ اَنسؓ کا بیان ہے کہ میں نے چھوٹی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا اور آپ کی زندگی تک آپ کے ساتھ رہا کبھی آپ نے مجھ سے سختی کے ساتھ بات نہیں کی، کبھی جھڑکی نہیں دی، کبھی کسی ایسے کام کیلئے نہیں کہا جو میری طاقت سے باہر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامِ مدینہ کے ایام میں صرف اَنسؓ سے خدمت لینے کا موقع ملا اور اَنسؓ کی شہادت اِس بارہ میں آپ کے اخلاق پر نہایت تیز روشنی ڈالنے والی ہے۔

مکہ سے اہل وعیال کو بُلوانا

مسجد نبوی کی بنیاد رکھنا

کچھ عرصہ کے بعد آپ نے اپنے آزاد کردہ غلام زیدؓ کو مکہ میں بھجوایا کہ وہ آپ کے اہل وعیال کو لے آئے۔ چونکہ مکہ والے اِس اچانک ہجرت کی وجہ سے کچھ گھبرا گئے تھے اِس لئے کچھ عرصہ تک مظالم کا سلسلہ بند رہا اور اسی گھبراہٹ کی وجہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے خاندان کے مکہ چھوڑنے میں مزاحم نہیں ہوئے اور یہ لوگ خیریت سے مدینہ پہنچ گئے۔ اِس عرصہ میں جو زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدی تھی سب سے پہلے وہاں آپ نے مسجد کی بنیاد رکھی اور اس کے بعد اپنے لئے اور اپنے ساتھیوں کے لئے مکان بنوائے جس پر کوئی سات مہینے کا عرصہ لگا۔

مدینہ کے مشرک قبائل کا اِسلام میں داخل ہونا

مدینہ میں آپ کے داخلہ کے بعد چند ہی دن میں مدینہ کے مشرک قبائل میں سے اکثر لوگ مسلمان ہوگئے، جو دل سے مسلمان نہ ہوئے تھے وہ ظاہری طور پر مسلمانوں میں شامل ہوگئے اور اس طرح پہلی دفعہ مسلمانوں میں منافقوں کی ایک جماعت قائم ہوئی جو بعد کے زمانہ میں کچھ تو سچے طور پر ایمان لے آئی اور کچھ ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف منصوبے اور سازشیں کرتی رہی۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو ظاہر میں بھی اِسلام نہ لائے مگر یہ لوگ مدینہ میں اِسلام کی شوکت کو برداشت نہ کر سکے اور مدینہ سے ہجرت کر کے مکہ چلے گئے۔ اس طرح مدینہ دنیا کا پہلا شہر تھا جس میں خالصتہً خدائے واحد کی عبادت قائم کی گئی۔ یقیناً اُس وقت دنیا کے پردہ پر اس شہر کے سوا اور کوئی شہر یا گاؤں خالصتہً خدائے واحد کی عبادت کرنے والا نہیں تھا۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ کتنی بڑی خوشی اور اُن کے ساتھیوں کی نگاہوں میں یہ کتنی عظیم الشان کامیابی تھی کہ مکہ سے ہجرت کرنے کے چند دنوں بعد ہی خدا تعالیٰ نے اُن کے ذریعہ سے ایک شہر کو پورے طور پر خدائے قادر کا پرستار بنا دیا جس میں اور کسی بت کی پوجا نہیں کی جاتی تھی، نہ ظاہری بت کی نہ باطنی بت کی لیکن اس تبدیلی سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ مسلمانوں کے لئے اب امن آگیا تھا۔ مدینہ میں عربوں میں سے بھی ایک جماعت منافقوں کی ایسی موجود تھی جو آپ کی جان کی دشمن تھی اور یہود بھی ریشہ دوانیاں کر رہے تھے۔ چنانچہ اِس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے آپ خود بھی چوکس رہتے تھے اور اپنے ساتھیوں کو بھی چوکس رہنے کی تاکید کرتے تھے۔ شروع میں بعض دن ایسے بھی آئے کہ آپ کو رات بھر جاگنا پڑا۔ ایک دفعہ ایسی ہی حالت میں جب آپ کو جاگتے رہنے سے تھکان محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا اِس وقت کوئی مخلص آدمی پہرہ دیتا تو میں سو جاتا۔ تھوڑی ہی دیر میں ہتھیاروں کی جھنکار سنائی دی آپ نے پوچھا کون ہے؟ تو آواز آئی یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! میں سعد بن وقاص ہوں جو آپ کا پہرہ دینے کے لئے آیا ہوں۔ اِس پر آپ نے آرام فرمایا۔ انصار کو خود بھی یہ محسوس ہو رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ کی رہائش ہم پر بہت بڑی ذمہ واری ڈالتی ہے اور یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں دشمنوں کے حملوں سے محفوظ نہیں چنانچہ انہوں نے باہمی فیصلہ کر کے مختلف قبائل کی باریاں مقرر کر دیں۔ ہر قبیلہ کے کچھ لوگ باری باری آپ کے گھر کا پہرہ دیتے تھے۔

غرض مکی زندگی اور مدنی زندگی میں اگر کوئی فرق تھا تو صرف یہ کہ اب مسلمان خدا کے نام پر قائم کی ہوئی مسجد میں بغیر دوسرے لوگوں کی دخل اندازی کے پانچوں وقت نمازیں پڑھ سکتے تھے۔

مکہ والوں کی مسلمانوں کو دوبارہ دُکھ دینے کی تدبیریں

دو تین مہینے گزرنے کے بعد مکہ کے لوگوں کی پریشانی دُور ہوئی اور اُنہوں نے نئے سرے سے مسلمانوں کو دکھ دینے کی تدابیر سوچنی شروع کیں۔ مگر مشورہ کے بعد انہوں نے محسوس کیا کہ صرف مکہ اور گردو نواح میں مسلمانوں کو تکلیف دینا اُنہیں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں کر سکتا۔ وہ اِسلام کو تبھی مٹا سکتے ہیں جب مدینہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکلوا دیں۔ چنانچہ یہ مشورہ کر کے مکہ کے لوگوں نے عبداللہ بن ابی بن سلول کے نام جس کی نسبت پہلے بتایا جا چکا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے مدینہ والوں نے اُسے اپنا بادشاہ بنانے کا فیصلہ کیا تھا خط لکھا اور اسے توجہ دلائی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ جانے کی وجہ سے مکہ کے لوگوں کو بہت صدمہ ہوا ہے۔ مدینہ کے لوگوں کو چاہئے نہیں تھا کہ وہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو پناہ دیتے۔ اِس کے آخر میں یہ الفاظ تھے......

یعنی اب جبکہ تم لوگوں نے ہمارے آدمی (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے گھروں میں پناہ دی ہے ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ یا تو تم مدینہ کے لوگ اس کے ساتھ لڑائی کرو یا اُسے اپنے شہر سے نکال دو نہیں تو ہم سب کے سب مل کر مدینہ پر حملہ کریں گے اور مدینہ کے تمام قابل جنگ آدمیوں کو قتل کر دیں گے اور عورتوں کو لونڈیاں بنالیں گے۔ اِس خط کے ملنے پر عبداللہ بن ابی بن سلول کی نیت کچھ خراب ہوئی اور اُس نے دوسرے منافقوں سے مشورہ کیا کہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے یہاں رہنے دیا تو ہمارے لئے خطرات کا دروازہ کھل جائے گا اِس لئے چاہئے کہ ہم آپ کے ساتھ لڑائی کریں اور مکہ والوں کو خوش کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع مل گئی اور آپ عبداللہ بن ابی بن سلول کے پاس گئے اور اُسے سمجھایا کہ تمہارا یہ فعل خود تمہارے لئے ہی مضر ہوگا۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ مدینہ کے بہت سے لوگ مسلمان ہو چکے ہیں اور اِسلام کے لئے جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں اگر تم ایسا کرو گے تو وہ لوگ یقیناً مہاجرین کے ساتھ ہوں گے اور تم لوگ اِس لڑائی کو شروع کر کے بالکل تباہ ہو جاؤ گے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول پر اپنی غلطی کھل گئی اور وہ اِس ارادہ سے باز آ گیا۔

انصار ومہاجرین میں مؤاخات

انہی ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور تدبیر اِسلام کی مضبوطی کے لئے اختیار کی اور وہ یہ کہ آپ نے تمام مسلمانوں کو جمع کیا اور دو دو آدمیوں کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ اِس مؤاخات یعنی بھائی چارے کا انصار نے ایسی خوشدلی سے استقبال کیا کہ ہر انصاری اپنے بھائی کو اپنے گھر پر لے گیا اور اپنی جائیداد اُس کے سامنے پیش کر دی کہ اُسے نصف نصف بانٹ لیا جائے۔ ایک انصاری نے تو یہاں تک حد کر دی کہ اپنے مہاجر بھائی سے اصرار کیا کہ میں اپنی دو بیویوں میں سے ایک کو طلاق دے دیتا ہوں تم اُس سے شادی کر لو۔ مگر مہاجرین نے اُن کے اِس اخلاص کا شکریہ ادا کر کے اُن کی جائیدادوں میں سے حصہ لینے سے انکار کر دیا۔ مگر پھر بھی انصار مصر رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے عرض کیا کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! جب یہ مہاجرین ہمارے بھائی ہو گئے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہمارے مال میں حصہ دار نہ ہوں۔ ہاں چونکہ یہ زمیندارہ سے واقف نہیں اور تاجر پیشہ لوگ ہیں اگر یہ ہماری زمینوں سے حصہ نہیں لیتے تو پھر ہماری زمینوں کی جو آمدنیاں ہوں اِس میں ضرور ان کو حصہ دار بنایا جائے۔ مہاجرین نے اِس پر بھی اُن کے ساتھ حصہ دار بننا پسند نہ کیا اور اپنے آبائی پیشہ تجارت میں لگ گئے اور تھوڑے ہی دنوں میں اُن میں سے کئی مالدار ہو گئے۔ مگر انصار اِس حصہ بٹانے پر اتنے مصر تھے کہ بعض انصار جو فوت ہوئے اُن کی اولادوں نے عرب کے دستور کے مطابق اپنے مہاجر بھائیوں کو مرنے والے کی جائیداد میں سے حصہ دیا اور کئی سال تک اس پر عمل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ قرآن کریم میں اِس عمل کی منسوخی کا ارشاد نازل ہوا۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

پہلا احمدی نوبیل انعام یافتہ مشہور زمانہ سائنسدان

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کا علمی مقام

آپ کی زندگی اور سائنسی تحقیقات توحید اور حمد باری کے لئے وقف تھی

پیدائش اور ابتدائی حالات

چوہدری محمد حسین صاحب مغرب کی سنتیں ادا کرتے ہوئے قیام کی حالت میں قرآن کریم کی یہ دعا کر رہے تھے۔

اے ہمارے رب ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ (الفرقان:75)

اس دوران ان پر کشفی حالت طاری ہوئی اور ایک فرشتہ ظاہر ہوا اس کے دونوں ہاتھوں میں ایک معصوم بچہ تھا فرشتے نے وہ بچہ چوہدری محمد حسین صاحب کو پکڑایا اور کہا کہ اللہ کریم نے آپ کو بیٹا عطا فرمایا ہے انہوں نے اس بچے کا نام پوچھا تو آواز آئی ''عبدالسلام''۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے زبردست بشارت تھی۔

خدائی بشارتوں کے مطابق یہ بچہ 29 جنوری 1926ء جمعہ کے روز سنتوکھ داس ضلع ساہیوال میں پیدا ہوا۔ بچے کی پیدائش پر چوہدری محمد حسین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو نام رکھنے کے لئے خط لکھا تو حضور نے فرمایا۔

''جب خدا تعالیٰ نے خود نام رکھ دیا ہے تو ہم کیسے دخل دیں۔''

چنانچہ اس بچے کا نام عبدالسلام ہی رکھا گیا۔

عام طور پر بچے جس عمر میں بولنا شروع کرتے ہیں عبدالسلام اس عمر کو پہنچ گئے لیکن ابھی بولتے نہ تھے ان کے والدین نے ایک احمدی بزرگ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سے دعا کروائی۔

چنانچہ ان کے والد صاحب بیان کرتے ہیں۔

''ایک مرتبہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی چند روز ہمارے گھر پر ہمارے شہر میں مہمان رہے۔ عزیز عبدالسلام کی عمر اس وقت چھوٹی تھی اور وہ بولتا نہ تھا جس کا اس کی ماں کو سخت احساس تھا۔ حضرت مولوی صاحب کے پاس عزیز سلام سلمہ کو لے جا کر شکایت کی کہ یہ بولتا نہیں دعا فرماویں۔ مولوی صاحب نے بڑی محبت کے لہجے میں عزیز سے خطاب کیا اور کہا ''او گونگو کیوں نہیں بولتا'' اور فرمانے لگے کہ انشاء اللہ یہ اتنا بولے گا کہ دنیا سنے گی۔''

ان کے والد صاحب بیان کرتے ہیں کہ

''لطف یہ ہے کہ جوان ہو کر عزیز نے (ریڈیو پر) ایک ایسی تقریر کی کہ ساری دنیا میں سنائی گئی۔''

غرض مولوی صاحب کی دعا سے عبدالسلام نے بولنا شروع کر دیا۔

ابتدائی تعلیم اور شاندار کامیابیاں

عبدالسلام نے اپنی تعلیم گھر میں ہی شروع کی۔ ان کی والدہ نے اللہ کا نام لے کر انہیں الف ب شروع کروائی اور جلد ہی وہ لکھنے پڑھنے کے قابل ہو گئے۔ بہت چھوٹی عمر میں انہوں نے قرآن کریم بھی پڑھا اور اس کا ترجمہ سیکھا۔

1934ء میں عبدالسلام نے جھنگ سنٹر سے چوتھی کا امتحان دیا اور اول پوزیشن حاصل کی۔ اس وقت عبدالسلام کی عمر صرف آٹھ سال کی تھی۔

مارچ 1936ء کی ایک نمائش میں انہوں نے نے ڈپٹی کمشنر جھنگ سے خوشخطی پر اول انعام حاصل کیا۔ اس طرح مارچ 1937ء کی ایک نمائش میں بھی انہوں نے نقشہ نویسی اور خوشخطی میں پہلا انعام جیتا۔

عبدالسلام کی بچپن سے یہ عادت تھی کہ جو سبق اگلے روز سکول میں پڑھنا ہوتا وہ اسے گھر سے پڑھ کر جاتے اور بڑی توجہ اور محنت سے پڑھتے۔ ان کی محنت کا پھل انہیں شروع سے اول آنے کی شکل میں ملتا رہا۔

1938ء میں انہوں نے مڈل پاس کیا اور ضلع بھر میں اول آئے اور چھ روپے ماہوار وظیفہ حاصل کیا۔ اس وقت ان کی عمر صرف بارہ سال کی تھی۔

انہی دنوں جھنگ میں ایک تقریب میں ڈپٹی کمشنر کی صدارت میں سلام نے ایک مضمون پڑھا مضمون سن کر ڈی سی نے ان کے والد کو پیغام بھیجا کہ اس لڑکے کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دیں۔

مڈل کے بعد وہ گورنمنٹ انٹر کالج جھنگ میں داخل ہوئے اور سائنس اور ریاضی کے مضمون رکھے۔ ان کی قابلیت کی وجہ سے انہیں کالج کی لائبریری کا انچارج بنا دیا گیا جہاں انہوں نے بہت کتابیں پڑھیں۔ ان کا مقابلہ کچھ غیر مسلم طالب علموں کے ساتھ رہتا تھا لیکن سلام نے کبھی انہیں آگے بڑھنے نہیں دیا۔ ان کے والد ان کی تعلیمی کارکردگی کا جائزہ لیتے رہتے۔ 1940ء میں سلام نے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور پنجاب یونیورسٹی میں نہ صرف اول آئے بلکہ ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ اس وقت ان کی عمر صرف تیرہ برس تھی۔ گورنمنٹ کی طرف سے سلام کو بیس روپے ماہوار وظیفہ ملا اور کالج کی طرف سے انہیں خالص سونے کا میڈل دیا گیا۔

میٹرک کا نتیجہ نکلنے سے پہلے سلام کے والد صاحب کو خواب میں شربت پلایا گیا جس کی تعبیر سلام کی اعلیٰ کامیابی کی شکل میں ظاہر ہوئی۔

1942ء میں عبدالسلام نے ایف۔اے کیا 85 فیصدی نمبر لے کر صوبے بھر میں نہ صرف اول آئے بلکہ نیا ریکارڈ قائم کیا اور 30 روپے وظیفہ حاصل کیا۔ کالج کی طرف سے انہیں خالص سونے کا میڈل بطور انعام دیا گیا۔

1942ء میں ایف اے کرنے کے بعد سلام گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے اس وقت سولہ سال کے تھے ان دنوں ان کے والد محکمہ تعلیم میں ملازم تھے اور ملتان میں رہتے تھے اس لئے انہیں لاہور ہوسٹل میں رہنا پڑا جہاں انہیں شطرنج کھیلنے کی عادت پڑ گئی۔ ان کے مسلمان دوستوں کو ڈر پیدا ہوا کہ کھیل میں وقت ضائع ہونے کی وجہ سے سلام کہیں ہندو اور سکھ لڑکوں سے پیچھے نہ رہ جائے اس لئے انہوں نے ان کے والد کو خط لکھا اور سلام کی شکایت کی۔ سلام کے والد ناراض ہوئے اور بیٹے کو شطرنج میں وقت ضائع کرنے سے منع کیا۔ چنانچہ سلام فوراً رک گئے اور زیادہ محنت سے پڑھنے لگے وہ اپنے کمرے میں اپنے آپ کو بند کر لیتے اور باہر دروازہ پر تالا لگوا دیتے اور چودہ چودہ گھنٹے مسلسل پڑھتے رہتے۔

1944ء میں سلام نے بی اے آنرز کیا اور ہر مضمون میں اول آئے اور ساڑھے نوے فیصد نمبر لے کر نیا ریکارڈ قائم کیا اور سونے اور چاندی کے میڈل لئے۔

گورنمنٹ کالج لاہور میں وہ کالج کے رسالے کے چیف ایڈیٹر اور کالج یونین کے صدر رہے۔ 1942ء میں انہوں نے ریاضی پر تحقیقی مقالہ بھی لکھا۔

1946ء میں سلام نے اسی کالج سے ریاضی میں ایم۔اے کیا اور 95.5 فیصد نمبر لے کر نہ صرف یونیورسٹی میں اول آئے بلکہ پچھلے تمام ریکارڈ توڑ کر نیا ریکارڈ قائم کیا۔

غرض عبدالسلام سکول سے لے کر ایم اے تک ہر امتحان میں اول آتے رہے اور اس دوران کل سات میڈل حاصل کئے۔ سکول اور کالج کی پڑھائی کے دوران وہ باقاعدہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں پڑھتے اور حضرت مسیح موعود کی کتابوں کا مطالعہ کرتے۔

ریاضی کے علاوہ انہیں تاریخ اسلام، فلاسفی، اکنامکس اور پولیٹیکل سائنس سے بھی دلچسپی تھی اور کئی کتابیں پڑھ کر انہوں نے ان علوم میں مہارت پیدا کی۔

جماعتی وظائف و اعزازات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ سالانہ 1939ء میں اعلان فرمایا کہ نوجوانوں کی ہمت بڑھانے کے لئے اعلان کرتا ہوں کہ

☆ جو طالب علم جماعت احمدیہ کا اپنے سکول میں اول آئے گا اسے اس فنڈ سے 30 روپے ماہوار وظیفہ ایف اے کے دو سال میں دیا جائے گا۔

☆ پھر جو ایف اے میں اول آئے گا اسے 45 روپے ماہوار وظیفہ بی اے کلاسوں میں دیا جائے گا۔

☆ ازاں بعد جو بی اے میں اول آئے گا اسے ایم اے کلاسز میں دو سال کے لئے 60 روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔

''ایم اے کرنے کے بعد جو لڑکا مغرب کی کسی یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے جائے گا اسے نصف خرچ اس فنڈ سے دیا جائے گا۔''

اسی شام ملاقات کے دوران سلام کے والد صاحب نے حضور سے عرض کیا کہ سلام یہ سب وظیفے لے گا چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ 1949ء میں حضور نے سلام کے خطبہ نکاح کے دوران فرمایا:

''ہر باپ اپنے بیٹے کی تعریف کرتا ہے عزیز (سلام) کے والد نے بھی ایسی توقعات کا اظہار کیا تھا۔ الحمد للہ عزیز (سلام) نے ان سب کو پورا کرنے کی توفیق پائی۔''

اعلیٰ تعلیم اور حیران کن کامیابیاں

عبدالسلام اب اعلیٰ نمبروں میں ایم اے کر چکے تھے۔ ان کے والدین کی خواہش تھی کہ ان کا بیٹا مقابلے کا امتحان دے کر ڈپٹی کمشنر بنے لیکن ان دنوں دوسری جنگ عظیم کی وجہ سے مقابلے کا امتحان ملتوی ہو گیا۔ سلام کے دل میں بیرون ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوئی لیکن والد صاحب کی تھوڑی آمدنی کی وجہ سے بیرون ملک جانا ممکن نہ تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اس نے اس ناممکن بات کو اس طرح ممکن بنا دیا کہ خضر حیات ٹوانہ نے چھوٹے زمینداروں کے بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے وظیفے دینے کا اعلان کر دیا۔ عبدالسلام کو اس وظیفے میں سے 550 روپے ماہوار وظیفہ ملا۔ ستمبر 1946ء کو عبدالسلام وظیفہ لے کر انگلستان کی کیمبرج یونیورسٹی میں داخل ہو گئے۔

اکتوبر 1946ء سے عبدالسلام نے کیمبرج یونیورسٹی میں ریاضی کا تین سالہ بی اے آنرز کا کورس شروع کر دیا جسے ٹرائی پوز کہتے ہیں۔ اس کورس کے دوران سلام روزانہ 14 سے 16 گھنٹے پڑھتے اور اپنے کورس کی کتابوں کے علاوہ تاریخی اور دینی کتابیں بھی پڑھتے۔ عبدالسلام نے تین سال کا یہ کورس اول درجہ میں صرف دو سالوں میں کر لیا۔ جن دنوں عبدالسلام یہ کورس کر رہے تھے ان دنوں ہندوستان میں فسادات ہو رہے تھے اور ان کے عزیز و اقارب جن علاقوں میں رہتے تھے وہ بھی خطرے سے خالی نہ تھے لیکن انہوں نے بڑی ہمت اور محنت سے اپنی توجہ تعلیم کی طرف رکھی اور 1948ء میں بی اے آنرز (ریاضی) کی ڈگری حاصل کر لی۔

اطاعت امام کی برکت

عبدالسلام ایک سال کا وظیفہ چھوڑ کر واپس آنا چاہتے تھے لیکن جب انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو رہنمائی کے لئے خط لکھا تو حضور نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ بزدلی ہوگی اگر ملا ہوا وظیفہ آپ چھوڑ کر واپس آتے ہیں۔ اس پر سلام نے ریاضی سے ملتے جلتے مضمون فزکس میں داخلہ لے لیا۔ خلیفۂ وقت کی خواہش کا احترام کرنے کے لئے سلام نے ایسا قدم اٹھایا جس میں کامیاب ہونا بظاہر ناممکن تھا کیونکہ ایک تو فزکس کا یہ کورس تین سال کا تھا اور وظیفہ ایک سال کا باقی تھا اور دوسرے فزکس کا مضمون انہوں نے ایف اے سے آگے پڑھا ہی نہیں ہوا تھا لیکن ان کی محنت اور خلیفۂ وقت اور ان کے والدین کی دعاؤں نے کچھ ایسا اثر دکھایا کہ انہوں نے یہ کورس اول درجہ میں ایک سال میں پاس کر لیا اور بی اے آنرز (فزکس) کی ڈگری حاصل کر لی۔

تین سال بعد 1949ء میں سلام واپس آئے۔ کیمبرج بی اے آنرز کرنے کے بعد عبدالسلام پی ایچ ڈی کرنا چاہتے تھے جس کے لئے ان کے وظیفہ میں دو سال کی گورنمنٹ نے توسیع کر دی۔ اس لئے وہ واپس انگلستان چلے گئے اور پی ایچ ڈی فزکس کے لئے کیمبرج یونیورسٹی میں داخل ہو گئے۔

سلام کا علمی مقام

یہاں سلام نے ایٹمی ذرات پر تحقیق کا آغاز کیا ان کے ذمہ ایک ایسا کام لگایا گیا جس میں بڑے بڑے سائنسدان ناکام ہو چکے تھے اور جو طالب علم اس پر سلام سے پہلے کام کر رہا تھا وہ اس مسئلہ کے حل کے لئے امریکہ کی اس یونیورسٹی میں جا رہا تھا جہاں دنیا کے چوٹی کے سائنسدان تحقیق کر رہے تھے۔ سلام نے تھوڑے سے وقت میں اس مسئلہ کو حل کر دکھایا جس پر انہیں 1950ء میں کیمبرج یونیورسٹی نے سمتھ انعام دیا۔

سلام کا یہ تحقیقی مقالہ امریکہ کی اس یونیورسٹی میں ایک مشہور سائنسدان ڈائسن کو پڑتال کے لئے بھجوایا گیا وہ خود اس مسئلہ کو حل کرنے میں ناکام ہو چکے تھے اس لئے انہوں نے جب سلام کا مقالہ پڑھا تو بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے ایڈنبرا لیکچر دینا تھا وہاں پہنچ کر انہوں نے سلام کو بھی ایڈنبرا بلوا لیا اور ان سے لیکچر دلوایا۔

سلام سے زبانی سمجھ کر جب وہ ایڈنبرا سے واپس گئے تو انہوں نے واپسی پر مشہور عالم سائنسدان رابرٹ اوپن ہیمر کے سامنے سلام کی بے حد تعریف کی اور بتایا کہ غیر ترقی یافتہ ملک کا باشندہ ہونے کے باوجود سلام غیر معمولی طور پر ذہین ہیں۔ چنانچہ انہوں نے پی ایچ ڈی کا دوسرا سال گزارنے کے لئے پرنسٹن یونیورسٹی امریکہ بلوا لیا۔ جہاں سلام کو دنیا کے چوٹی کے سائنسدانوں کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ اس دوران سلام کو اس صدی کے سب سے بڑے سائنسدان آئن سٹائن کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ جوان دنوں کشش ثقل اور برقی مقناطیسی طاقتوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے اور اس طرح انہوں نے ایک سال کے لئے دنیا کی چوٹی کے سائنسدانوں کے ساتھ کام کیا۔ تیسرا سال گزارنے کے لئے وہ کیمبرج آئے۔ مگر اب وظیفہ ختم ہو چکا تھا چنانچہ انہیں قابلیت کی بناء پر یہ رعایت دی گئی کہ وہ واپس پاکستان جا کر تیسرا سال وہیں ریسرچ کریں اور مقالہ وہیں سے بھیج دیں۔ یہ رعایت انہیں غیر معمولی قابلیت کی وجہ سے دی گئی۔

کیمبرج چھوڑنے سے پہلے انہوں نے اپنے نگران پروفیسر کو کہا کہ وہ انہیں ایک سرٹیفکیٹ دے دیں کہ "میں نے دو سال پی ایچ ڈی کا کام تسلی بخش کیا ہے۔"

ان کے نگران پروفیسر جوان کی قابلیت کے سے بے حد متاثر ہو چکے تھے کہنے لگے۔ "میرے خیال میں آپ مجھے ایک سند لکھ دیں کہ آپ نے میرے ساتھ کام کیا ہے۔"

غرض 1951ء میں سلام واپس پاکستان آ گئے اور گورنمنٹ کالج لاہور میں شعبہ ریاضی کے سربراہ لگ گئے۔ ایک سال بعد 1952ء میں انہوں نے تحقیقی مقالہ مکمل کر کے کیمبرج بھیجا اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

نوبیل پرائز کیوں ملا

نظریہ اضافیت پیش کرنے والے شہرہ آفاق سائنس دان آئن سٹائن نے دیکھا کہ کائنات میں چار بڑی قوتیں کار فرما ہیں۔ ان کی مشترکہ بنیاد تلاش کرنے کے لئے 30 برس تک جدوجہد کرتے رہے لیکن در مقصود ہاتھ نہ آیا۔

☆ان قوتوں میں سے ایک قوت کشش ثقل ہے۔

☆دوسری ایٹمی قوت ہے جو کہ نہایت طاقتور ہے۔

☆ایک نسبتاً کمزور ایٹمی قوت ہے۔

☆چوتھی برقی مقناطیسی قوت ہے۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے خدا کی دی ہوئی توفیق سے یہ ثابت کرایا کہ آخری دونوں قوتیں دراصل ایک ہی ہیں۔ اس عظیم الشان علمی کارنامہ پر 15 اکتوبر 1979ء کو سٹاک ہوم میں محترم ڈاکٹر صاحب کو دنیا کے سب سے بڑے علمی اعزاز "نوبیل انعام" کے دیئے جانے کا اعلان کیا گیا گو یہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ آپ اپنی گراں قدر اور انمول خدمات کی بناء پر کئی سال قبل ہی اس انعام کے مستحق ہو گئے تھے مگر نامعلوم وجوہ کی بناء پر آپ کو اس سے محروم کیا جاتا رہا۔ ایک موقعہ پر اس کی وجہ آپ کی کم عمر بھی بتائی گئی۔ 1976ء میں آپ کے شاگرد چینی سائنسدان کو آپ کی تحقیقات کی بنیاد پر کام کرنے کے نتیجہ میں نوبیل انعام مل گیا مگر آپ پھر بھی بوجوہ اس سے محروم رہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے ایک موقع پر فرمایا کہ:

"اس بات کا امکان تھا کہ یہ انعام مجھے کئی سال پہلے چینی سائنسدان کے ساتھ مل جاتا۔ سویڈن کے سب سے بڑے اخبار نے 1975ء میں پہلے صفحہ پر میری تصویر بھی شائع کر دی تھی کہ اس سال عبدالسلام کو نوبیل پرائز مل رہا ہے لیکن آکسفورڈ کے پروفیسر سینڈرکس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش شروع کر دی کہ میری تھیوری مقداری لحاظ سے درست نہیں لہٰذا انعام رک گیا۔ اب انہی پروفیسر سینڈرکس صاحب کا خط آیا کہ خدا کا شکر ہے کہ ہماری غلطیوں کا خمیازہ آپ کو نہیں بھگتنا پڑا۔"

محترم ڈاکٹر صاحب پہلے پاکستانی احمدی ہیں جنہیں نوبیل انعام دیا گیا۔

نوبیل انعام

روزنامہ "امروز" کے آرٹیکل پس منظر کے عنوان کے ماتحت نوبیل انعام کی تاریخ و تفصیل با ایں الفاظ لکھی گئی۔

نوبیل انعام کی بنیاد سویڈن کے مشہور انجینئر اور ڈاکٹر الفریڈ نوبیل نے رکھی تھی۔ ڈاکٹر الفریڈ نوبیل پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے ڈائنامیٹ ایجاد کیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ انہوں نے فوجی نوعیت کی ایجادات کی ہیں وہ جنگ کو روکنے اور امن کو برقرار رکھنے میں ممد ہوں گی انہوں نے مرتے وقت وصیت کی ان کی تمام منقولہ جائیداد کو ایک فنڈ کی شکل دی جائے۔ اس سے جو آمدنی ہو وہ ان افراد میں تقسیم کر دی جائے جنہوں نے بنی نوع انسان کی نمایاں خدمات انجام دی ہوں۔ فنڈ کی آمدنی کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان میں سے تین حصے طبیعات، کیمیا اور طب کے میدان میں تحقیق و ایجاد کرنے والے افراد کو اور ایک حصہ ادب میں نمایاں کام کرنے والوں کو اور ایک حصہ عالمی امن کی بقاء استواری کے باب میں جدوجہد کرنے

عبدالسلام کا پاکستان میں شاندار تعلیمی ریکارڈ

امتحان	سن	مضامین	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن	وظائف
مڈل	1938ء	سائنس و عربی	84.5%	ضلع جھنگ میں اول	2 روپے ماہوار (گورنمنٹ کالج کا وظیفہ)
میٹرک	1940ء	سائنس و عربی	90%	پنجاب یونیورسٹی میں اول (نیا ریکارڈ قائم کیا)	20 روپے ماہوار (گورنمنٹ کا وظیفہ) 30 روپے ماہوار جماعت احمدیہ کا وظیفہ
ایف۔اے	1942ء	فزکس، ریاضی، عربی	92.5%	پنجاب یونیورسٹی میں اول	30 روپے ماہوار جماعت احمدیہ کا وظیفہ 45 روپے ماہوار جماعت احمدیہ کا وظیفہ
بی۔اے	1944ء	ریاضی اے بی کورس انگریزی آنرز	90.5%	پنجاب یونیورسٹی میں اول نیا ریکارڈ ہر مضمون میں اول	60 روپے ماہوار گورنمنٹ کا وظیفہ 60 روپے جماعت احمدیہ کا وظیفہ
ایم۔اے	1946ء	ریاضی	92.2%	پنجاب یونیورسٹی میں اول (نیا ریکارڈ قائم کیا)	550 روپے ماہوار بیرون ملک تعلیم کیلئے گورنمنٹ کا وظیفہ

والوں کو بطور انعام دیا جاتا ہے۔
اس وقت نوبیل فاؤنڈیشن (سٹاک ہوم) کا کل سرمایہ 6لاکھ 60 ہزار پونڈ ہے......''۔
(روزنامہ ''امروز'' 18/اکتوبر 1979ء)

تقسیم انعامات

10دسمبر 1979ء کو سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہالم میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے فزکس کے میدان میں اہم انکشافات کرنے پر اس سال کا نوبیل انعام ایک نہایت پُرشکوہ تقریب میں شاہ سویڈن کے ہاتھ سے وصول کیا۔ ڈاکٹر صاحب اس تقریب میں پاکستان کا قومی لباس زیب تن کئے ہوئے تھے۔ آپ سیاہ شیروانی اور سفید شلوار میں ملبوس تھے اور آپ نے سر پر پگڑی باندھ رکھی تھی۔ یہ نوبیل اعزاز سویڈن کے شہنشاہ کارل گستاف نے تقسیم کئے۔ اس کے بعد رات کو شاہ کی طرف سے ایوارڈ حاصل کرنے والوں کے اعزاز میں سرکاری ضیافت دی گئی اس میں بھی پروفیسر صاحب نے پاکستان کا ہی قومی لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ اس تقریب سے نوبیل فاؤنڈیشن بورڈ کے چیئر مین سون برگ سٹرام نے خطاب کرتے ہوئے یونانی شاعر اوڈیسز ایلیتھن (جن کو اس سال ادب کا اعزاز ملا) کے بعض اشعار کے حوالے سے فرمایا کہ ''سائنسی'' ترقی کی قوت اتنی زبردست ہے کہ ہم پُر امید ہیں کہ بالآخر خدا تعالیٰ کی لامحدود طاقت کی ہماری مسائل سے بھری ہوئی دنیا میں بالادستی مسلم ہو کر رہے گی۔

سجدہ شکر

نوبیل انعام ملنے کے فیصلہ کا اعلان سنتے ہی محترم ڈاکٹر صاحب موصوف فوراً لندن میں تشریف لے گئے اور وہاں جا کر آپ نے دو نفل نمازِ شکر ادا کی اور احمدی بھائیوں سے مبارکباد وصول کی۔

وفات اور تدفین

22نومبر 1996ء کو لندن میں ڈاکٹر صاحب کی وفات ہوئی۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے لندن میں پڑھائی بعد ازاں جنازہ لاہور لایا گیا۔ نماز جنازہ کے بعد مکمل اعزاز کے ساتھ اس بین الاقوامی ہیرو کو ربوہ میں آخری دیدار کے لئے لایا گیا۔ ہزاروں سوگواروں نے غمگین دلوں کے ساتھ اس محبوب وجود کو رخصت کیا۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے پڑھائی۔ بعد ازاں آپ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں میں سپردخاک کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی روح پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کا سایہ قائم رکھے۔ آمین

مرتبہ: مکرم حنیف احمد محمود صاحب

زبان کی حفاظت اور اس کا درست استعمال

از افاضات حضرت مسیح موعود و خلفائے احمدیت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

''وہ لوگ جو کہ پاک دامن عورتوں پر الزام لگاتے ہیں جو (شریروں کی شرارت سے) غافل ہیں (اور) ایماندار ہیں۔ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی جائے گی اور ان کے لئے بڑا عذاب ہوگا۔ اس دن جبکہ ان کی زبانیں بھی اور ان کے ہاتھ بھی اور ان کے پاؤں بھی اعمال کے متعلق جو وہ کرتے تھے ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ ان کو ان کا صحیح بدلہ دے گا۔ اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی صدق مجسم ہے ایسا صدق جو اپنے آپ کو ظاہر کر دیتا ہے۔''

(سورۃ النور 24تا26)

زبان ایک ایسا عضو ہے جس کے ذریعہ انسان اپنی جنت اور دوزخ متعین کرتا ہے۔ یہ وہ مفتاح ہے جس کے ذریعہ انسان نجات کا دروازہ اپنے اوپر کھولتا ہے یہی وہ آلہ ہے جس کے ذریعہ اپنے دل کی حالت اور اس کے خیالات و جذبات کا اظہار کرتا ہے اور زبان ہی ہے جس کی درست سمت ذرا سی حرکت بگڑے کام سنوار دیتی ہے اور غلط رخ اور ذرا سی لغزش سنورے کاموں میں بگاڑ پیدا کر دیتی ہے۔ زبان ہی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کو ہاتھ اور پاؤں پر فوقیت دیتے ہوئے سورۃ النور میں فرمایا:

''اس دن جبکہ ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں بھی ان کے اعمال کے متعلق جو وہ کیا کرتے تھے ان کے خلاف گواہی دیں گے۔''

(سورۃ النور:25)

آنحضور ﷺ نے بھی ایک مسلمان کی جو تعریف فرمائی ہے اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ اس میں بھی زبان کو ہاتھ پر فوقیت بیان ہوئی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے جماعت احمدیہ میں شمولیت کے لئے جو شرائط بیعت تحریر فرمائیں ان میں سے شرط چہارم میں جہاں اپنے نفسانی جوشوں سے خلق اللہ کو کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دینے کے ذکر ہے وہاں فرمایا نہ زبان نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

اپنی تصنیف کشتی نوح میں حضرت مسیح موعود نے جہاں اپنی تعلیم درج فرمائی وہاں تحریر فرمایا۔

''اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد19 صفحہ 11)

پس زبان ہی وہ عضو ہے جس پر تمام اعضاء انسانی انحصار کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے آداب اور اخلاق کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ زبان سے ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ ''صبح ہوتی ہے تو انسان کے سب اعضاء زبان کی گوشالی کرتے ہیں کہ دیکھ ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں تو سیدھی ہوئی تو ہم سیدھے ہیں تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہیں۔''

(ریاض الصالحین کتاب الامور المنہی عنہا باب تحریم الغیبۃ والامر بحفظ اللسان صفحہ 575 حدیث نمبر 11)

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے اپنی زبان مبارک کی نوک باہر نکالی اور اپنے ہاتھ کی دو انگلیوں سے اسے پکڑا اور فرمایا اسے روک کر رکھو یہ دین کی جڑ ہے اور اس سے نجات وابستہ ہے۔

(ترمذی ابواب الایمان)

شمائل ترمذی میں آنحضور ﷺ کے کلام کرنے کے حوالہ سے آپ کی خوبی کا ذکر ان الفاظ میں ملتا ہے۔

''حضورؐ بغیر وجہ کلام نہ فرماتے جب کلام شروع فرماتے تو کلام کا آغاز نرمی اور آہستگی سے فرماتے۔ آپؐ کا کلام بہت بامعنی ہوتا، گفتگو واضح ہوتی اور فضول بات نہ کرتے، سخت کلامی نہ فرماتے نہ کسی کی توہین کرتے۔ خدا کی چھوٹی چھوٹی نعمت کی بھی بڑائی بیان فرماتے۔''

(شمائل ترمذی باب ماجاء فی کلام رسول اللہؐ)

زبان کا برمحل اور باموقع استعمال جہاں انسان کو جنت کی راہ دکھلاتا ہے وہاں زبان کا غلط استعمال انسان پر بلاؤں اور مصیبتوں کے دروازے بھی کھول دیتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے انسان پر بہت سی مصیبتیں اس کی زبان کے غلط استعمال کی وجہ سے آتی ہیں۔ معاشرہ میں بیشتر جھگڑے اور لڑائیاں زبان کی لغزش کی وجہ سے ہوتی ہیں اور یہی لغزش جسے ہم اپنے محاورہ میں Slip of Tounge بولتے ہیں بے شمار فتنوں کا باعث بنتی ہے۔ اسی لئے ''پہلے تو لو پھر بولو'' کی نصیحت کی جاتی ہے کیونکہ تلوار کا زخم تو کچھ وقت کے بعد مندمل ہو جاتا ہے مگر زبان بھی تو ایک تیز چھری کی مانند ہے اور جب یہ اپنا گھاؤ لگاتی ہے تو اس کا زخم کبھی مندمل نہیں ہوتا۔ دل اس میں involve ہوتا ہے اور انتقام کی آگ مزید بھڑکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے زبان کے تعلق میں بعض برائیوں کی نشان دہی یوں فرمائی ہے کہ

تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقویٰ تمام جوارح اور عقائد زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔ بسااوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا حالانکہ وہ بات بُری ہوتی ہے۔.......... زبان سے ہی انسان تقویٰ سے دور چلا جاتا ہے۔ زبان سے تکبر کر لیتا ہے اور زبان سے ہی فرعونی صفات آجاتی ہیں اور اسی زبان کی وجہ سے پوشیدہ اعمال کو ریاکاری سے بدل لیتا ہے اور زبان کا زیاں بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ناف کے نیچے کے عضو اور زبان کو شر سے بچاتا ہے اس کی بہشت کا ذمہ دار ہوں ....غرض اس سے معلوم ہوا کہ زبان کا زیاں خطرناک ہے۔ اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی، جو تقویٰ کے خلاف ہو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 280-281)

اور اس کے اخیر میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

''پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں۔ اناپ شناپ بولتے رہو۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 280)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول زبان کے فرائض کے تحت فرماتے ہیں۔

زبان کا سب سے بھاری فرض ہے۔

(1) کلمہ توحید پڑھنا (2) نماز میں الحمد بھی فرض ہے۔ تو گویا اتنا قرآن پڑھنا بھی فرض ہوا۔ (3) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی زبان کا ایک رکن ہے۔ اس کے محرمات ہیں۔ غیبت، تحقیر، جھوٹ، افتراء۔ اس زبان کے ذریعے عام تلاوت قرآن و تلاوت احادیث کرے اور عام طور پر جو معرفت کے خزانے اللہ و رسول کی کتابوں میں ہیں پوچھ کر یا بتا کر ان کی تہہ تک پہنچے۔

(خطبات نور صفحہ 440)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سورۃ النور کی آیت 25 کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

''اس آیت سے ظاہر ہے کہ جو شخص انسانوں

پر الزام لگاتا ہے وہ آخر خدا تعالیٰ پر بھی الزام لگانا شروع کر دیتا ہے کیونکہ اس میں الزام لگانے کی عادت بڑھتی چلی جاتی ہے، فرماتا ہے ایسے لوگ جو انسانوں پر الزام لگاتے ہیں کسی دن خدا تعالیٰ پر بھی الزام لگانا شروع کر دیں گے اور قیامت کے دن ان کے اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے اور بتائیں گے کہ دنیا میں یہ لوگ خدا تعالیٰ کے متعلق کیا کیا بدظنیاں کرتے رہے ہیں اور انسانوں کے متعلق کیا کیا بدظنیاں کرتے رہے ہیں۔ گویا اس دن مجرموں پر ان کے اعمال کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے الٰہی ریکارڈنگ مشین کی سوئی ان کی زبان پر رکھ دی جائے گی اور زبان بولنا شروع کر دے گی کہ حضور فلاں دن اس نے خدا کو گالی دی۔ فلاں دن اس نے نبیوں کو گالی دی۔ فلاں دن اس نے اپنے ہمسائے کو گالی دی۔ فلاں دن اس نے اپنی بیوی کو گالی دی۔ فلاں دن اس نے حرام کا مال چکھا۔ اور فلاں دن اس نے یہ یہ الزام لگایا۔ غرض یہ سارے کا سارا ریکارڈ زبان بیان کرنا شروع کر دے گی''۔

(تفسیر کبیر جلد6 صفحہ 288-289)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 27 دسمبر 1920ء کو جلسہ سالانہ پر بیت نور قادیان میں اصلاح نفس پر ایک لیکچر دیا۔ جس میں حضور نے اصلاح نفس کے بہت سے طریق بیان فرمائے۔ ان میں ایک طریق زبان کا درست استعمال تھا۔ آپ فرماتے ہیں۔

''تیسری بات جو قابل ترک ہے وہ سخت کلامی اور درشتی ہے یہ بھی بہت بڑا عیب ہے۔ بہت لوگ ہیں جو اپنے بھائی کے احساسات کا خیال نہیں رکھتے۔ ذرا ذرا سی بات پر گالی دے دیتے ہیں یا سخت کلامی سے پیش آتے ہیں ....بعض لوگ نمازیں پڑھیں گے۔ دوسرے فرائض ادا کریں گے۔ دین کے کاموں میں حصہ لیں گے۔ لیکن گندی سے گندی ماں بہن کی گالیاں بھی دیں گے اور فساد پھیلائیں گے۔ اس طرح اپنے آپ کو تباہ کریں گے اور دوسروں کو اشتعال دلا کر ان کی بھی عاقبت خراب کریں گے۔ تمہیں چاہئے کہ اس تباہ کن فعل سے بچو اور نرمی کی عادت ڈالو تا کہ خدا تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ نرمی سے پیش آئے''۔

(انوار العلوم جلد5 صفحہ 436-437)

ویسے تو تمام خلفاء نے اعضائے انسانی کے درست استعمال پر خطبات ارشاد فرمائے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خصوصیت کے ساتھ زبان کے درست استعمال پر خطبات و تقاریر فرمائیں۔ بلکہ خلافت سے قبل بھی آپ کا ایک طویل مضمون زبان کی حفاظت پر ماہنامہ انصاراللہ میں طبع شدہ موجود ہے۔ آپ نے 1968ء میں زبان کی حفاظت اور اس کے درست استعمال پر متعدد خطبات ارشاد فرمائے۔ آپ ان خطبات کی سیریز کے آغاز پر فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے انسان کی زبان کو بھی آزاد نہیں چھوڑا۔ اس پر بہت سی پابندیاں عائد کی ہیں اور ایک مومن کا فرض قرار دیا ہے کہ وہ صرف سچ ہی بولنے والا نہ ہو، صرف قول سدید کا ہی پابند نہ ہو بلکہ احسن قول کی پابندی کرنے والا اور حکمت یہ بیان کی کہ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو شیطان تمہارے درمیان فساد ڈال دے گا۔ یَنۡزَغُ بَیۡنَہُمۡ انسان کی زبان کا اعمال صالحہ میں سے ہر عمل کے ساتھ تعلق پیدا ہوسکتا ہے اور ہر عمل کو انسان کی زبان ضائع بھی کر سکتی ہے اس لئے انسان کی زبان کو، اس کے قول کو، اس کے اظہار کو (-) نے بڑی ہی اہمیت دی ہے اور اسے اس طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر تم اپنی زبان سنبھال کر نہیں رکھو گے تو اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی بجائے شیطان کے مقرب ٹھہرو گے............۔

زبان سے ایک بڑا کام الٰہی سلسلوں میں یہ لیا جاتا ہے...... کہ تمام بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف دعوت دی جاتی ہے اس لئے آج جن کو میں مخاطب کرنا چاہتا ہوں وہ صرف پاکستان سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ میرے مخاطب تمام وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود کی طرف اپنے کو منسوب کرتے ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں رہائش پذیر ہیں اور میں انہیں اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں''۔

(خطبات ناصر جلد2 صفحہ 113,112)

پھر اگلے خطبے میں فرماتے ہیں:

''جو شخص قول احسن کا پابند نہیں اللہ تعالیٰ اس کے متعلق اپنی بیزاری کا اعلان کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی زبان کو بے لگام نہیں چھوڑا بہت سی پابندیاں اور حد بندیاں اس نے زبان پر قائم کی ہیں اور اظہار رائے زبان سے ہو، یا تحریر سے، اشارہ سے ہو یا بلیغ خاموشی سے، یہ تمام اظہار با اخلاق آزادی کی قیود میں بندھے ہوئے ہیں تو بنیادی ہدایت زبان کے متعلق یہ ہے کہ جو بات کہو احسن کہو اگر اللہ کے بندوں میں شامل ہونا چاہتے ہو اگر شیطان کے بندے بننا چاہتے ہو تو یہ تمہاری مرضی ہے قول احسن کے اصول پر کاربند ہوئے بغیر کوئی شخص خدا کے عباد میں شامل نہیں ہوسکتا''

(خطبات ناصر جلد2 صفحہ 120)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جماعت احمدیہ کی دوسری صدی میں داخلے سے قبل مورخہ 24 نومبر 1989ء کو ایک معرکۃ الآراء خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو بعد میں پانچ بنیادی اخلاق کے عنوان سے طبع ہوا۔ اس میں آپ نرم اور پاک زبان کے استعمال کے تحت فرماتے ہیں:

''تربیت کا دوسرا پہلو نرم اور پاک زبان استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا ادب کرنا ہے۔ یہ بھی بظاہر چھوٹی سی بات ہے۔ ابتدائی چیز ہے لیکن جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندرونی طور پر پیدا ہوتے ہیں یا ایک دوسرے سے تعلقات میں پیدا ہوتے ہیں ان میں جھوٹ کے بعد سب سے بڑا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا۔ ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے۔ ان کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا ایک رجحان پایا جاتا ہے جس سے بسا اوقات وہ باخبر ہی نہیں ہوتے۔ جس طرح کانٹے دکھ دیتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں اسی طرح بعض لوگ روحانی طور پر سوکھ کے کانٹے بن جاتے ہیں اور ان کی روزمرہ کی باتیں چاروں طرف دکھ بکھیر رہی ہوتی ہیں، تکلیف دے رہی ہوتی ہیں اور ان کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔'' (پانچ بنیادی اخلاق صفحہ 8،9)

پھر ایک اور جگہ فرمایا:

''ذکر الٰہی زبان کو ناپاکی سے بچانے کیلئے متبادل خوبی ہے اس لئے ذکر سے اپنے منہ کو معطر رکھیں تو بدیاں، گالی گلوچ، فحش کلامی خود بخود دور ہونی شروع ہو جائے گی۔ محض آپ کسی کو کہیں کہ گالیاں نہ دو تو وہ اس بُری عادت کو نہیں چھوڑے گا لہٰذا اسے ذکر الٰہی اور درود شریف کی طرف توجہ دلائیں۔ اسے کہیں کہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ سے زیادہ یاد کرنے کی کوشش کیا کرو اور آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا کرو اور سوچ سمجھ کر ایسا کیا کرو۔ جس شخص کو یہ عادت پڑنی شروع ہو جائے گی تو جس قدر یہ عادت راسخ ہوگی اسی قدر فحش کلامی کی عادت ختم ہوتی چلی جائے گی، کیونکہ زیادہ طاقتور اور زیادہ مثبت قدر نے اس کی جگہ گھیر لی ہے۔''

(خطبات طاہر جلد2 صفحہ 412)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''ایک احمدی کی زبان ہمیشہ پاک اور صاف ہونی چاہئے .... ہر احمدی خادم کو طفل کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے پاک زبان کا استعمال کرنا ہے کبھی کسی سے اختلاف کی صورت میں کسی اونچ نیچ کی صورت میں کبھی غلط بات منہ پر نہیں لانی۔ کسی قسم کی گالی اور غلیظ بات اس کے منہ سے نہیں نکلنی چاہئے۔''

(مشعل راہ جلد5 حصہ دوئم صفحہ 110)

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں زبان کے درست استعمال پر بھی متعدد بار احباب کو توجہ دلائی۔ آپ فرماتے ہیں:

''جلسہ کے ایام ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ بڑی باقاعدگی کے ساتھ توجہ کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔............ فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ آپس کی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ سخت گفتگو، تلخ گفتگو سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ محبت اور بھائی چارے کی فضا بھی اسی طرح پیدا ہوگی۔ بات چیت میں بھی ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نوجوانوں میں تُو تُو مَیں مَیں شروع ہو جاتی ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہئے پرہیز کرنا چاہئے، بچنا چاہئے۔ ٹولیوں میں بعض دفعہ بیٹھے ہوتے ہیں اور قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں، باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ بھی اچھی عادت نہیں ہے۔ بعض دفعہ بہت سے غیر ملکی بھی یہاں آئے ہوئے ہیں ان لوگوں کی مختلف زبانیں ہیں۔ زبانیں نہیں سمجھتے جب آپ بات کر رہے ہوں اور کوئی قریب سے گزرنے والا بعض دفعہ یہ سمجھ لیتا ہے کہ شاید میرے پہ کوئی تبصرہ ہو رہا ہے یا مجھ پر ہنسا جا رہا ہے۔ تو ماحول کو خوشگوار رکھنے کیلئے ان چیزوں سے بھی بچنا چاہئے۔...... بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ایک دوسرے پر مذاق میں ہو رہی ہوتی ہیں وہ بھی بعض دفعہ بڑی لڑائیوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں ان سے بھی پرہیز کریں، اجتناب کریں اور زبان کی نرمی بڑی ضروری ہے اور دونوں مہمان بھی اور میزبان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ نرم زبان کا استعمال ہو اور کسی بھی قسم کی سختی دونوں طرف سے نہیں ہونی چاہئے اور پیار سے، محبت سے ایک دوسرے سے ان دنوں پیش آئیں بلکہ ہمیشہ پیش آئیں اور خاص طور پر دعاؤں میں یہ دن گزاریں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اور جلسے کی جو خاص برکات ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔''

(خطبات مسرور جلد2 صفحہ 544-545)

اللہ تعالیٰ زبان سے تعلق میں مثبت اور منفی عوامل اور احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس سے متعلقہ تمام آداب کو ہماری زندگیوں کا حصہ بنائے اور ہم بھی ''سَلَامٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ'' کے مبارک سرٹیفکیٹ سے مشرف ہوں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 نومبر 2012ء کو بمقام بیت الفضل لندن قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم منیر احمد کھوکھر صاحب

مکرم منیر احمد کھوکھر صاحب آف لندن مورخہ 8 نومبر کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ آپ 1963ء میں یوگنڈا سے یو کے آئے تھے اور یہاں سیکرٹری اشاعت اور اسسٹنٹ سیکرٹری دعوت الی اللہ کے علاوہ مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ ابتداء میں جلسہ سالانہ کے پوسٹر اور جماعت کے کیلنڈر بھی شائع کیا کرتے تھے۔ بہت نیک، صالح، دعا گو، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک لے پالک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ آپ مکرمہ مسرت بھٹی صاحبہ (انچارج انگلش ڈاک ٹیم دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کے بھائی اور مکرم مظفر حمد کھوکھر صاحب سیکرٹری ضیافت یو۔کے کے بہنوئی تھے۔

نماز جنازہ غائب

مکرم محمد شریف درانی صاحب

مکرم محمد شریف درانی صاحب سابق معلم وقف جدید ربوہ مورخہ 14/اکتوبر 2012ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے 1944ء میں حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی اور دو سال بعد زندگی وقف کر کے دیہاتی معلمین کی کلاس میں شامل ہوئے۔ وقف جدید کے اجراء کے بعد 35 سال تک بطور معلم خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو قرآن کریم سے بہت محبت تھی اور روزانہ باقاعدگی کے ساتھ تلاوت کرنے کے علاوہ کثرت سے درود شریف بھی پڑھا کرتے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، لوگوں کو نہایت خندہ پیشانی اور پیار سے ملنے والے نہایت دعا گو، غریب پرور اور نیک و مخلص انسان تھے۔ خلافت احمدیہ کے عاشق تھے اور ہر وقت خلفاء کا والہانہ انداز میں ذکر کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں 6 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مظفر احمد درانی صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل ربوہ میں انچارج سواحیلی ڈیسک کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم محمود احمد بھٹی صاحب

مکرم محمود احمد بھٹی صاحب ابن مکرم میجر ڈاکٹر شاہ نواز صاحب آف نیو جرسی امریکہ ستمبر 2012ء میں 85 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ آپ حضرت چوہدری مولا بخش صاحب سیالکوٹی رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ آپ کا نکاح حضرت مصلح موعود نے پڑھایا جس میں آپ نے اپنے کشف کا ذکر فرمایا جس کا تعلق ان کے رشتہ سے تھا۔ پارٹیشن کے بعد کراچی منتقل ہو گئے جہاں آپ کو مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ 10 سال تک جماعت احمدیہ کراچی کے آڈیٹر رہے اور بعد میں آپ کو یوگنڈا اور لائبیریا میں بھی خدمت کی توفیق ملی اور اسی دوران آپ کو صدر مملکت لائبیریا سے ملاقات کا موقع بھی ملا۔ بہت خوش مزاج، اپنوں اور غیروں سے ہمدردی سے پیش آنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ لجنہ اماء اللہ کراچی کی صدر ہیں۔

مکرم شیخ ابراہیم احمد صاحب

مکرم شیخ ابراہیم احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کیرنگ انڈیا مورخہ 10/اکتوبر 2012ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو جماعت موسیٰ بنی مائینز اور پھر اڑیسہ کی سب سے بڑی جماعت کیرنگ میں 50 سال تک بطور صدر جماعت اور کچھ عرصہ صوبائی ناظم انصاراللہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ بہت نیک، عبادت گزار، رحم دل، دور اندیش، معاملہ فہم اور جماعت کا درد رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ اصغری خانم صاحبہ

مکرمہ اصغری خانم صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب سونگی مرحوم آف گوجرانوالہ مورخہ 21/اکتوبر 2012ء کو وفات پا گئیں۔ آپ مکرم خلیل احمد صاحب سونگی شہید لاہور کی والدہ تھیں۔ بہت نیک، پاکباز، خلافت کی شیدائی، نظام جماعت سے پوری طرح وابستہ رہنے والی اور اطاعت گزار خاتون تھیں۔ آپ کی زندگی میں میاں اور تین بچوں کی وفات ہوئی لیکن آپ نے ان صدموں کو نہایت صبر و حوصلہ کے ساتھ برداشت کیا۔ اپنے بیٹے کی شہادت کو اپنے لئے باعث فخر خیال کرتی تھیں۔ خود بھی خلافت کی فدائی تھیں اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ خود بھی خلافت کی فدائی تھیں اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم ماسٹر عبدالرشید صاحب

مکرم ماسٹر عبدالرشید صاحب صدر جماعت دھرکنہ بوچھال کلاں ضلع چکوال مورخہ 14 مارچ 2012ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم نماز و روزہ کے پابند، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے مقامی جماعت میں سیکرٹری مال، قائد مجلس اور صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ میٹرک کے بعد بطور سکول ٹیچر سروس کا آغاز کیا۔ دوران سروس ہر قسم کی مذہبی مخالفت اور سوشل بائیکاٹ کا نہایت بہادری سے مقابلہ کیا۔ 1984ء کے ابتلاء کے دور میں انہیں بہت تکالیف پہنچائی گئیں۔ بہت نڈر داعی الی اللہ تھے۔ 1980ء میں آپ پر دعوت الی اللہ کرنے کی وجہ سے حملہ بھی ہوا۔ آپ کو اسیر راہ مولا ہونے کا اعزاز بھی حاصل تھا۔

مکرم سعید احمد صاحب ڈسپنسر

مکرم سعید احمد صاحب ڈسپنسر ابن مکرم فیروز الدین صاحب سابق انسپکٹر تحریک جدید ربوہ مورخہ 26 جون 2012ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم نے نگر پارکر میں بطور ڈسپنسر خدمت کی توفیق پائی اور اس دوران آپ کو ہندوؤں میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کا بھی بھرپور موقع ملا۔ اس کے علاوہ آپ کو میرپور خاص میں سیکرٹری اصلاح وارشاد، صدر اصلاحی کمیٹی اور قائمقام امیر کی حیثیت سے بھی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ انتہائی محنتی، جفاکش اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ خلافت اور نظام جماعت سے گہری محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔

مکرم منصور احمد صاحب

مکرم منصور احمد صاحب ابن مکرم منظور احمد صاحب آف جڑانوالہ مورخہ 5/اکتوبر 2012ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت میاں پیر محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے اور حضرت میاں کریم بخش صاحب کے پڑنواسے تھے۔ پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر تھے۔ آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ وفات کے وقت آپ بطور زعیم اعلیٰ انصاراللہ جڑانوالہ شہر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ نہایت شریف النفس، رحم دل، نظام جماعت اور خلافت کے سچے اطاعت گزار، فدائی اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدہ اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد لطیف انور صاحب

مکرم چوہدری محمد لطیف انور صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب آف لاہور 13 مارچ 2012ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری اصلاح وارشاد، نائب زعیم مجلس انصاراللہ اور منتظم عمومی خدمت کی توفیق پائی۔ بہت نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ وسیم اختر صاحبہ

مکرمہ وسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سلیم ناصر صاحب آف جرمنی مورخہ یکم اگست 2012ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کو لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ سانگھڑ شہر و ضلع خدمت کی توفیق ملی۔ خلافت سے پیار اور اطاعت کا تعلق تھا۔ نماز روزہ کی پابند، روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، غریبوں کا خیال رکھنے والی مہمان نواز، بااخلاق، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

مکرمہ ذکیہ اقبال بیگم صاحبہ

مکرمہ ذکیہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد اقبال صاحب مرحوم آف کوئٹہ مورخہ 26 ستمبر 2012ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مولوی شیخ محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ آپ خود بھی اور آپ کی ساری اولاد بھی نظام خلافت اور جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کے ساتھ وابستہ ہے۔ مرحومہ بہت نیک، صوم و صلوٰۃ کی پابند اور موصیہ تھیں۔ آپ مکرم شیخ نثار احمد صاحب نائب امیر ضلع لاہور کی خوشدامن تھیں۔

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت و امیر حلقہ نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ مورخہ یکم ستمبر 2012ء کو وفات پا گئیں۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، عزیز رشتہ داروں کا خیال رکھنے والی، غریب پرور نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرمہ شمامۃ الظفر صاحبہ

مکرمہ شمامۃ الظفر صاحبہ اہلیہ مکرم سرفراز احمد صاحب زخمی سانحہ لاہور مورخہ 6/اپریل کو 26 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ نظام جماعت کے ساتھ گہری وابستگی اور خلیفہ وقت سے اخلاص اور وفا کا تعلق رکھنے والی تھیں۔ آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ (باقی صفحہ 8 پر)

خبریں

سی این جی کی موجودہ قیمت 5 دسمبر تک برقرار

سپریم کورٹ نے 5 دسمبر تک سی این جی کی موجودہ قیمتیں برقرار رکھنے کی ہدایت کرتے ہوئے ٹرانسپورٹرز کو مقدمے میں فریق بننے کی اجازت دے دی اور حکومت کو ہدایت کی ہے کہ دو ہفتوں میں سی این جی کی فروخت کے بارے میں پالیسی یا قانون سازی کی جائے اور تمام غیر قانونی سی این جی سٹیشنز ختم کئے جائیں۔

کراچی کو اسلحے سے پاک کرنے کی قرارداد منظور

سینٹ میں کراچی کو اسلحے سے پاک کرنے کیلئے اے این پی کی قرارداد کو ایم کیو ایم کی مخالفت کے باوجود کثرت رائے سے منظور کرلیا گیا۔ ایم کیو ایم کے سینیٹرز بابر غوری اور طاہر مشہدی نے قرارداد کی شدید مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ پورے ملک میں امن وامان کی صورتحال خراب ہے۔ غیر قانونی اسلحے کے خلاف پورے ملک میں آپریشن کیا جائے۔

غزہ میں اسرائیلی بربریت جاری، ہلاکتیں 100 سے بڑھ گئیں

غزہ میں اسرائیلی بربریت جاری ہے۔ لڑاکا طیاروں اور بحری جہازوں کے ذریعے میزائل حملوں میں 23 فلسطینی جاں بحق جبکہ ایک ہفتہ سے جاری اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں ہلاکتیں 100 سے بڑھ گئیں ہیں۔ حملے میں پولیس ہیڈ کوارٹر کی عمارت تباہ ہوگئی۔ علاوہ ازیں اسرائیل نے حماس کو راکٹ حملے روکنے کے لئے 36 گھنٹے کا الٹی میٹم بھی دیا ہے۔

سندھ میں امام بارگاہوں کے قریب موٹر سائیکل چلانے پر پابندی

محکمہ داخلہ سندھ نے دفعہ 144 میں ترمیم کر کے محرم الحرام میں دہشت گردی کے پیش نظر امام بارگاہوں کے نصف کلومیٹر تک موٹر سائیکل چلانے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ فوری عمل درآمد کا نوٹیفکیشن جاری، 11 محرم تک نافذ العمل رہے گا۔ مذکورہ پابندی سے خواتین، بچے، بزرگ اور صحافی مستثنیٰ ہوں گے۔

مٹاپے کا شکار بچوں میں دل کی بیماریوں کا امکان زیادہ ہوتا ہے

برطانوی طبی ماہرین نے کہا ہے کہ کم عمری میں مٹاپے کا شکار ہونے والے بچوں میں دل کی بیماریوں کا امکان دیگر کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے ماہرین کی اس حوالے سے کی گئی تحقیق کے مطابق کم عمری میں مٹاپے کا شکار ہونے والے بچوں کو دیگر کی نسبت بالغ عمر میں جا کر 30 سے 40 فیصد زیادہ دل کی بیماریاں ہونے کا امکان ہوتا ہے، ایسے بچوں کو کولیسٹرول، ذیابیطس اور بلڈ پریشر کی زیادتی پائی گئی۔ ماہرین نے والدین کو متنبہ کیا کہ وہ بچوں میں اعتدال سے کھانے کی عادت پروان چڑھائیں تاکہ وہ صحت مند اور فعال زندگی بسر کر سکیں۔

جرمن حکومت یہودی اور مسلمان لڑکوں کے ختنے کی اجازت دینے پر تیار وفاقی

جرمن حکومت صحیح طبی نگرانی میں یہودی اور مسلمان لڑکوں کے ختنے کی اجازت دینے پر تیار ہے۔ جرمنی کی وزارت قانون نے اس حوالے سے ایک نئے قانون کے اہم نکات پیش کردیئے ہیں۔ اس قانون کا پس منظر یہ ہے کہ کولون کی ایک صوبائی عدالت نے مئی میں چھوٹے لڑکوں کے ختنے کو انہیں جسمانی نقصان پہنچانے کے مترادف قرار دیا تھا۔ دوسری عدالتوں کیلئے اس عدالت کا فیصلہ ماننا لازمی نہیں ہے لیکن اس کے فیصلے نے جرمنی کی یہودی اور مسلم آبادی میں ہلچل مچادی ہے اور اس پر عالمی توجہ بھی مرکوز ہوگئی ہے۔ جرمنی کی وفاقی وزارت قانون نے اس مقصد کیلئے جو قانونی شق وضع کی ہے اس کے مطابق والدین مخصوص شرائط کے تحت اپنے لڑکے کے ختنے کی اجازت دے سکتے ہیں وفاقی وزارت قانون کے وضع کردہ نئے ضابطے کے تحت ختنہ کرنے کی اجازت صرف ڈاکٹر کو ہو گی۔ جرمنی میں یہودیوں کی مرکزی کونسل کے صدر ڈیٹر گراؤمن نے اس پر اطمینان ظاہر کیا ہے۔

انٹرنیٹ کی دنیا میں انقلاب برپا کرنے والا ''گوگل'' 14 سال کا ہوگیا

انٹرنیٹ کی دنیا میں انقلاب برپا کرنے والا سرچ انجن ''گوگل'' جمعرات کو 14 سال کو ہوگیا۔ سرچ انجن گوگل نے گزشتہ روز اپنی چودھویں سالگرہ منائی ہے۔ مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد چودہ برس قبل 7 ستمبر 1998ء کو ''گوگل انکارپوریٹڈ'' کا قیام کیلیفورنیا کے مینلو پارک میں واقع ایک گیراج میں عمل میں آیا۔ آج گوگل اربوں ڈالر مالیت کی کمپنی کی شکل اختیار کرچکا ہے اور اس کے دنیا بھر میں موجود دفاتر میں قریباً پچپن ہزار ملازمین کام کرتے ہیں۔

داخلہ کمپیوٹر کورس

(خدام الاحمدیہ پاکستان)

۞ خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورس کا اجراء کیا جارہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند خدام اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروادیں۔ داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور معلومات کیلئے درج ذیل نمبر 0332-7075210 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

بیسک کمپیوٹر ٹریننگ کورس

(ہر عمر اور کسی بھی معیار تعلیم کے حامل افراد کیلئے)

ٹائپنگ (اردو، انگلش)، بیسک ایم ایس آفس، ان پیج

دورانیہ 1 ماہ فیس کورس-/1500

ویب ڈیزائننگ ٹریننگ کورس

(ملازمت کے حصول کیلئے ضروری پیشہ وارانہ مہارت کا کورس)

ایچ ٹی ایم ایل، جاوا سکرپٹ، ڈریم ویور، اڈوب فوٹوشاپ

دورانیہ 2 ماہ۔ فیس کورس-/2000 روپے

(انچارج شعبہ طاہر کمپیوٹر سیکشن ربوہ)

(بقیہ از صفحہ 7 نماز جنازہ حاضر وغائب)

مکرم حبیب احمد صاحب

مکرم حبیب احمد صاحب نانبائی مسرور ہوٹل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ مورخہ 26 جولائی 2012ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

۞ دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جارہا ہے۔ مہربانی کرکے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کرکے اخبار الفضل جاری رکھا جاسکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 21-نومبر

طلوع فجر	5:13
طلوع آفتاب	6:39
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:08

ذیابیطس ہر قسم کبدی، عصبی، معدی، اور بانقراسی کیلئے مفید اور مجرب
شوگر کنٹرول گولیاں 90 گولیاں =/100 روپے
TAHIR طاہر
(حکیم منور احمد عزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے): 03346201283,03336706687
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ بلال مارکیٹ اینڈ دارالفتوح شرقی ربوہ

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423,0476213372

لاہور میں ڈبل سٹوری دکان کرایہ کیلئے خالی ہے
ڈبل سٹوری دکان واقع 185 علامہ اقبال روڈ دھرم پورہ قائداعظم لاہور شہر میں کرایہ کے لئے خالی ہے۔
خواہش مند حضرات رابطہ کریں۔
برائے رابطہ مرزا منیر احمد: 03234020495

گلشن سویٹس اینڈ بیکرز
اعلیٰ اور معیاری مٹھائیوں کا مرکز
اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار اور لذت ہماری پہچان
● چاکلیٹ کیک ● فریش کریم کیک ● پیسٹری
● کریم رول ● کوکونٹ بسکٹ ● سپیشل کیک رس
● کھتائی ● فروٹ کیک ● شیرمال ● رس
☆ اور خستہ بسکٹ بھی دستیاب ہیں ☆
پروپرائیٹر: چوہدری طارق محمود
بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ
فون دکان: 6213823 موبائل: 0343-7672823

FR-10